مرتبہ شیخ چاند ساجد

حواشی

ابن بری : ابومحمد عبداللہ ابن ابی الوحش بری ابن عبدالجبار ابن بری۔ وطن مصر۔ مشہور نحوی و ماہر لسانیات حافظ۔ صحرائے عرب میں بولی جانے والی زبان سے واقف۔ الجوہری کی قاموس الصحاح پر تنقید و تبصرہ کرتے ہوئے ایک کتاب لکھی۔ قاہرہ میں ۵/رجب ۴۹۹ھ/۱۳/مارچ ۱۱۰۶ء کو پیدا ہوئے اور ۲۷/شوال ۵۸۲ھ م ۱۱/جنوری ۱۱۸۷ء کو وفات پائی۔

ابن جنی : ابوالفتح عثمان ابن جنی۔ ولادت ولادت بمقام موصل ۳۳۰ھ/ ۹۴۱ء وفات بغداد ۲۷/صفر ۳۹۲ھ/ ۱۶/جنوری ۱۰۰۲ء۔ ابوعلی الفارسی کے شاگرد۔ شاعر اور علم صرف و نحو کے ماہر۔ تصانیف الخصائص، المنصف، شرح کتاب التصریف، اللمع فی النحو۔

ابن حاجب: جمال الدین ابوعمر عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس۔ قرآن، حدیث، نحو اور فقہ مالکی کے مستند عالم۔ ان کی کتاب الکافیہ اور شافیہ صرف و نحو میں شامل درس ہے۔ دیگر تصانیف المقصد الجلیل، الامالی، منتہی السوال وغیرہ مشہور ہیں۔ ولادت مصر ۵۷۰ھ/ ۱۱۷۵ء وفات اسکندریہ ۶۴۶ھ/ ۱۲۴۹ء

ابن الحنفیہؒ: ابوالقاسم محمد ابن علی بن ابی طالب۔ حضرت علیؓ کی دوسری زوجہ خولہ کے بطن سے تولد ہوئے۔ فقہ میں ماہر تھے۔ ابواسحاق شیرازی نے "طبقات الفقہاء" میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بہت طاقتور، بہادر اور زاہد تھے۔ ولادت ۲۱ھ/ ۱۶۴۲ء اور وفات بمقام مدینہ محرم ۸۱ھ/ فبروری ۷۰۰ء۔ ابومختار ثقفی نے ابن الحنفیہ کو امام مہدی قرار دیا۔ کیسانیوں کا خیال ہے وہ ینبع کے قریب رضوہ کے پہاڑ میں چھپے ہوئے ہیں۔

ابن رشد : ابوالولید محمد بن احمد بن ابن رشد۔ ولادت قرطبہ ۵۲۰ھ/ ۱۱۲۶ء اسپین کے سب سے بڑی فلسفی و حکیم تھے۔ ان کے باپ دادا قرطبہ کے قاضی تھے۔ طب اور قانون کی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی۔ مشہور فلسفی ابن طفیل نے مشورہ دیا کہ ارسطو کی تصانیف کا ترجمہ کریں۔ اشبیلیہ اور قرطبہ کے قاضی رہے ہیں۔ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ ان میں مشہور کتب "تہافۃ التہافۃ" جو امام غزالی کی کتاب "تہافۃ الفلاسفہ" کا جواب ہے۔ کتاب الجوامع (رسائل ارسطو کی شرح)۔ "فضل المقال" (مذہب و فلسفہ) "کشف المناہج" "ہدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد" ارسطو اور افلاطون کی کتب کی شرحیں لکھیں۔ ان کے فلسفیانہ نظریات فارابی، ابن سینا اور کندی کے نظریات سے مشابہ تھے۔ ۵۹۵ھ/ ۱۱۹۸ء میں وفات پائی۔

ابن سینا : ابوالعلی الحسین ابن عبداللہ۔ الشیخ الرئیس ابن سینا۔ علوم قرآن، ادبیات، الٰہیات، فقہ، منطق، ریاضی، ہیئت، فلسفہ، طبیعیات، طب اور مابعد الطبیعیات میں بے مثال مہارت تھی۔ غیر معمولی ذہین، صاحب تصانیف کثیرہ، الشفاء اور "القانون فی الطب" مشہور کتب ہیں۔ ولادت ۳۷۰ھ/ ۹۸۰ء وفات ہمدان ۴۲۸ھ/ ۱۰۳۷ء

ابن عباسؓ : حضرت عبداللہ ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ نبی کریمؐ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضورؐ کی وفات کے وقت عمر تیرہ یا پندرہ برس تھی۔ کبار صحابہ کی صحبت میں رہے۔ عظیم مفسر قران اور مجتہد تھے۔ آپ کو حبر الامۃ کہا گیا۔ ایک ضخیم تفسیر ابن عباسؓ سے منسوب ہے جو مصر میں "تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ ابن عباسؓ نے بعمر ستر سال ۶۸ھ میں وفات پائی۔

ابن عربیؒ : ابوبکر محمد بن علی بن محمد محی الدین حاتمی طائی اندلسی۔ المعروف بہ ابن عربی ۵۶۰ھ/ ۱۱۶۵ء میں پیدا ہوئے۔ بہت سے محدثین شیوخ و اساتذہ سے استفادہ کیا۔ مختلف ممالک کی سیاحت کی بالآخر دمشق میں ۶۳۸ھ/ ۱۲۴۰ء میں وفات پائی۔ ابن عربی اپنے عہد میں صوفیہ کے سرخیل تھے۔ آپ کو "الشیخ الاکبر" کے نام سے پکارتے تھے۔ عقیدۂ وحدت الوجود اور دیگر نظریات کی وجہ سے بعض لوگ آپ کے مخالف بھی تھے۔ تصوف کے علاوہ آثار و سنن سے بخوبی واقف تھے۔ شاعر و ادیب کے علاوہ اجتہاد و استنباط کا ملکہ بھی رکھتے تھے۔ موجودہ تصانیف کی تعداد ۱۵۰ ہے جنمیں اہم "الفتوحات المکیہ" اور "فصوص الحکم" اور ایک ضخیم تفسیر بھی ان سے منسوب ہے۔

ابن عطیہ: ابومحمد عبدالحق بن غالب بن عطیہ اندلسی۔ ولادت ۴۸۱ھ۔ منصب قضاۃ پر فائز تھے۔ ذہانت و فطانت اور حسن فہم میں عدیم النظیر تھے۔ ابن عطیہ بلند پایہ فقیہہ، محدث و مفسر، نحوی، لغوی اور شاعر و ادیب تھے۔ دیگر تصانیف کے علاوہ ان کی تفسیر "المحرر الوجیز فی تفسیر کتاب العزیز" مشہور ہے۔ ۵۴۶ھ/ ۱۱۵۱ء میں وفات پائی۔

ابن عمرؓ : ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ابن عمر ابن الخطابؓ۔ آٹھ سال کی عمر میں والد محترم کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ جلیل القدر صحابیؓ بلند پایہ محدث۔ مکہ مکرمہ میں ۶۳ھ/ ۶۸۳ء کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بعض نے سن وفات ۷۳ھ بتلائی ہے۔

ابن کثیر مکیؒ: ابومعبدی عبداللہ بن ابن کثیر مکی۔ فن تجوید میں امام۔ قراء سبعہ میں شامل ہیں۔ جلیل القدر تابعی۔ ولادت بمقام مکہ مکرمہ ۴۵ھ/ ۶۶۴ء اور وفات ۱۲۰ھ لیکن اس میں اختلاف رائے ہے۔ دو شاگردوں قنبل اور البزی کے ذریعہ آپ کا طریقۂ تجوید پھیلا۔

ابن کیسانؒ: عبدالرحمٰن طاؤس ابن کیسانؒ، کبار تابعین میں شمار تھا۔ حدیث کے بڑے حافظ اور جلیل القدر فقیہہ۔ پچاس صحابہؓ کے دیدار کا شرف حاصل تھا۔ زاہد و

عبادت گذار اور دولت دنیا سے بے نیاز ۱۰۶ھ میں حج کے موسم میں مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

ابن ماجه : ابوعبداللہ محمد ابن یزید ابن ماجہ القزوینی۔ حافظ قرآن ومحدث ومورخ وصاحب تصانیف۔ خصوصاً حدیث میں آپ کی ''سنن ابن ماجہ'' شہرہ آفاق تصنیف ہے جو صحاح ستہ میں شامل ہے۔ ولادت ۲۰۹ھ/۸۲۴ء۔ وفات ۲۷۳ھ/۸۸۷ء

ابن مبارکؒ : ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ابن مبارک المروزی۔ جلیل القدر تبع تابعی۔ وطن مروجو روس کے قبضہ میں ہے۔ ولادت ۱۱۸ھ/ ۷۳۶ء۔ حدیث وفقہ تفسیر سیرت نحو بلاغت فصاحت ادب ولغت شعر وشاعری سے واقف تھے۔ علم حدیث میں ان کا مرتبہ ایک امام کا ہے۔ تصانیف کتاب الذہب، کتاب السنن، کتاب التفسیر، کتاب التاریخ، کتاب الزہد، کتاب البر والصلۃ کا ذکر ملتا ہے۔ رمضان المبارک ۱۸۱ھ/نومبر ۷۹۷ء میں وفات پائی۔

ابن مسعودؓ : ابوعبدالرحمٰن عبداللہ ابن مسعودؓ۔ جلیل القدر صحابی وعشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔ بہت پہلے اسلام قبول کیا۔ رسول اللہؐ کے بعد پہلے شخص تھے جس نے جہراً قرآن پڑھ کر قریش کو سنایا۔ غزوات میں شریک رہے۔ بدر میں ابوجہل کو قتل کیا۔ صحابہ میں کتاب اللہ کے سب سے بڑے حافظ تھے۔ حضرت ابن عباسؓ کے بعد سب سے زیادہ تفسیری اقوال ابن مسعودؓ سے منقول ہیں۔ مدینہ منورہ میں بعمر ساٹھ سال ۳۲ھ/۶۵۲ء میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہیں۔

ابن منظور : محمد بن مکرم۔ صاحب لسان العرب۔ ولادت مصر۔ ۶۳۰ھ م ۱۲۳۲ء/ وفات ۷۱۱ھ م ۱۳۱۱ء۔ اصناف ادب ولغت ونحو کے ماہر۔ بیس جلدوں پر مشتمل قاموس لسان العرب کے مولف۔ جس میں ازہری کی ''التہذیب ابن سیدہ کی ''المحکم'' الجوہری کی ''الصحاح'' اور ابن اثیر کی ''النہایۃ'' کا نچوڑ ہے۔

ابو ثور : ابراہیم الکلبی۔ فقیہہ شافعی۔ خلیفہ مامون اور معتصم کے زمانہ میں تھے وفات ۲۴۰ھ/۸۵۴ء

ابوجعفر طبری : ابوجعفر محمد ابن جریر ابن یزید ابن خالد الطبری۔ ولادت بمقام طبرستان ۲۲۴ھ/ ۸۳۸ء وفات بغداد ۲۵ رشوال ۳۱۰ھ/ ۱۵ رفروری ۹۲۳ء۔ مفسر، محدث، مورخ، فقیہہ، طبقات الفقہا میں مجتہد کا درجہ دیا گیا۔ تصانیف جامع البیان فی تاویل القرآن، تاریخ الامم والملوک، تہذیب الآثار، اختلاف الفقہاء، آداب القضاۃ وغیرہ۔

ابوحنیفہؒ : ابوحنیفہ نعمان بن ثابت۔ ۸۰ھ/۶۹۹ء میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ امام شعبیؒ نے حصول علم کی طرف راغب کیا۔ فقہ میں امام اعظم تسلیم کئے جاتے ہیں۔ مسلک حنفیہ آپ ہی سے منسوب ہے۔ تصانیف میں مسند ابوحنیفہ اور الفقہ الاکبر مشہور ہیں۔ ۱۵۰ھ/ ۷۶۷ء بغداد میں وفات پائی۔

ابوالحسن اخفش : ابوالحسن سعید ابن فسادہ الاخفش الاوسط۔ وطن بلخ۔ نحوی۔ وفات ۲۱۵ھ/ ۸۳۰ء مصنف ''الاوسط'' اخفش نام کے تین نحوین گذرے ہیں۔ علی بن سلیمان الاخفش الاصغر اور ابوالخطاب عبدالحامد الاخفش الاکبر۔

ابوالحسن اشعری: ابوالحسن علی الاشعری۔ ولادت بصرہ۔ ۲۷۰ھ/۸۸۳ء علم کلام کے ماہر۔ شافعی عالم ابواسحاق المروازی کے حلقہ درس میں شریک رہے کہا جاتا ہے کہ پہلے معتزلی تھے پھر بصرہ کی جامع مسجد میں اعتزال سے ترک تعلق کا اعلان کیا۔ ۵۵ کتابوں کے مصنف۔ وفات بغداد ۳۳۰ھ اور ۳۴۰ھ کے درمیان

ابوالحُسین بصری معتزلی: ابوالحسین محمد ابن علی الطیب البصری۔ معتزلی امام اور اپنے وقت کے ممتاز عالم وفقیہ، صاحب تصانیف۔ وفات بغداد ۵/ ربیع الثانی ۴۳۶ھ/ اکتوبر ۱۰۴۴ء

ابوالدرداءؓ : ابوالدرداء عویمر بن زید بن قیس بن امیہ۔ صحابی رسولؐ ۲ھ میں مشرف باسلام ہوئے۔ غزوات میں شریک رہے۔ قاری وحافظ قرآن فقہ وحدیث میں ممتاز۔ متعدد آیتوں کی تفسیر بھی ان سے مروی ہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

ابوحیان: ابوعبداللہ محمد بن یوسف بن علی۔ لقب اثیرالدین۔ ابوحیان کے نام سے معروف تھے۔ غرناطہ میں ۶۵۴ھ/ ۱۲۵۶ء میں پیدا ہوئے۔ علم قرأت میں مہارت رکھتے تھے۔ عظیم شاعر اور لغوی تھے صرف ونحو میں امام تھے۔ تفسیر، حدیث، تراجم رجال اور معرفت طبقات میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ مشہور تصانیف تفسیر بحرالمحیط (آٹھ ضخیم جلدوں اور نحوی مسائل پر مشتمل ہے) اس کے علاوہ غریب القرآن، شرح التسہیل، نہایت الاعراب خلاصۃ البیان۔ مصر میں ۷۴۵ھ/۱۳۴۴ء میں وفات پائی۔

ابوذویب الهذلی : شاعر مخضرمی۔ عبداللہ بن ابی کے ساتھ افریقہ کی فتح کے لئے نکلا۔ بعہد حضرت عثمان غنیؓ۔ مصر میں ۶۴۸ء میں وفات پائی۔

ابوزید بلخی: ابوزید احمد بن سہل۔ عرب جغرافیہ داں۔ بلخ میں پیدا ہوئے الکندی کے ساتھ فلسفہ کے اصول کا مطالعہ کیا۔ کئی کتابیں لکھیں جو ضائع ہوگئیں۔ ان کی چھ کتابوں کا ذکر ملتا ہے۔ وفات ۳۲۲ھ/۹۳۴ء

ابو سعود: ابوالسعو محمد بن محمد بن مصطفیٰ العمادی۔ حنفی المسلک۔ ولایت قسطنطنیہ ۸۹۳ھ۔ منصب قضاۃ پر فائز رہے۔ انہیں ''خطیب المفسرین'' کہا جاتا تھا ان کی تفسیر ''ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم'' مشہور ہے۔ ۹۸۲ھ میں وفات پائی۔

ابو سعید خدریؓ: ابوسعید سعد بن مالک بن سنان۔ والدین نے اسلام قبول کرلیا تھا اس لئے مسلمان ماں باپ کے دامن میں تربیت پائی۔ آپ کے والد غزوۂ اُحد میں شہید ہوگئے۔ ابوسعید نے بھی غزوات میں شرکت کی۔ قاری قرآن تھے۔ حدیث وفقہ رسول اللہؐ اور صحابہؓ سے سیکھا۔ کثرت سے حدیثیں یاد تھیں۔ ان کی مرویات

کی تعداد ۱۱۷۰ بتلائی جاتی ہیں۔۷۴ھ میں جمعہ کے دن وفات پائی۔ بقیع میں دفن کئے گئے۔

ابوالعالیہ : ابوالعالیہ رفیع بن مہران۔ جاہلیت کا زمانہ پایہ اور آنحضرت کی وفات کے دوسال بعد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ حضرت علیؑ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ و دیگر صحابہؓ سے علمی استفادہ کیا۔ ثقہ تابعین میں شمار تھا۔ تفسیر میں خصوصی شہرت تھی۔ اکابر محدثین نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ بہترین حافظ تھے۔۹۰ھ میں وفات پائی۔

ابو عبیدہ : ابوعبیدہ معمر ابن المثنٰی۔ وطن بصرہ۔ علم نحو میں ماہر۔ ولادت رجب ۱۱۰ھ/ ۷۲۸ء جس رات حسن بصری نے وفات پائی۔ وفات بمقام بصرہ ۲۰۹ھ/۸۲۴ء۔ ہارون رشید کے زمانے میں موجود تھے۔ تقریباً دوسو کتابوں کے مصنف مثلاً کتاب المجاز القرآن' غریب القرآن' معانی القرآن' غریب الحدیث' کتاب الدیباج' کتاب الحدود وغیرہ۔

ابو علی جُبّائی: ابوعلی محمد بن عبدالوہاب۔ خوزستان میں بمقام جُبّا ۲۳۵ھ میں پیدا ہوئے۔ معتزلہ مسلک، اشعری کے استاد۔ جُبّائی زبان میں تفسیر بھی لکھی تھی لیکن سب تصانیف ضائع ہوگئیں۔ وفات ۳۰۳ھ/۹۱۵ء

ابوعلی الفارسی : ابوعلی الحسن ابن احمد ابن عبدالغفار ابن محمد ابن سلیمان ابن ابان الفارسی۔ ولادت بمقام فسا (ایران) ۲۸۸ھ/ ۹۰۱ء وفات بغداد ۳۷۷ھ / ۹۸۷ء۔ امام نحو۔ تصانیف الایضاح فی النحو والتکملۃ' التذکرۃ وغیرہ۔

ابوعمر وبصری : ابوعمرو ابن الاعلیٰ ابن عمار ابن عبداللہ ابن الحسین ابن الحارث۔ وطن بصرہ۔ فن تجوید میں امام۔ قراء سبعہ میں شامل تھے۔ علم نحو' عربی ادب وشاعری میں مہارت رکھتے تھے۔ ولادت بمقام مکہ ۷۰ھ/ ۶۸۹ء بعض نے ۶۵ھ بتلائی ہے۔ وفات بمقام کوفہ ۱۵۴ھ/۷۷۰ء۔

ابو کبیر الھذلی : شاعر جاہلی۔ چھٹی صدی کے اواخر وساتویں صدی کے اوائل میں موجود تھا۔ اس کا ایک دیوان بھی ہے

ابومنصور ماتریدی : محمد بن محمد بن محمود المعروف ابومنصور ماتریدی۔ سمرقند کے محلہ ماتریدیہ میں پیدا ہوئے۔ حنفی المسلک۔ ابوالحسن اشعری کے ہم عصر فرقہ ماتریدیہ انہی سے منسوب ہے جو بروز قیامت دیدار خداوندی کے قائل ہیں۔ ۳۳۳ھ میں وفات پائی۔ تصانیف جو آپ سے منسوب ہیں۔ کتاب تاویل القرآن' کتاب ماخذ الشرائع' کتاب الجدل' کتاب الاصول فی اصول الدین' کتاب التوحید' المقالات فی الکلام وغیرہ۔

ابو نصر فارابی: ابونصر محمد بن محمد ترخان فارابی۔ عظیم فلسفی وحکیم، ارسطو کے بعد ''معلم ثانی'' کہلائے۔ افلاطون اور ارسطو کے فلسفہ پر مشتمل کتاب ''الجمع بین رائی الحکیمین'' لکھی۔ صاحب تصانیف کثیرہ۔ ولادت فاراب (ترکی) ۲۵۹ھ/۸۷۲ء وفات دمشق ۳۴۳ھ/۹۵۴ء

ابوھریرہؓ: عبدالرحمٰن بن صخر الازدی۔ جلیل القدر صحابی رسولؐ۔ طویل مدت تک آنحضرت کی خدمت کی۔ سب سے زیادہ احادیث آپ سے ہی مروی ہیں ان کی بیان کردہ احادیث کی تعداد پانچ ہزار سے زائد ہے۔ ۵۹ھ/ ۶۸۹ء میں وفات پائی۔

ابوالھذیل: محمد بن الہذیل العبدی العلاف۔ ولادت ۱۳۵ھ/ ۷۵۲ء علم کلام عثمان طویل سے بغداد میں حاصل کیا۔ مامون کے استاد اور بصرہ کے علماء اعتزال کے پیشوا اور اپنے عہد کے بے نظیر عالم تھے۔ معتزلہ کا ایک فرقہ ہذلیہ انہی سے منسوب ہے مخالفین اسلام کے رد میں ساٹھ کتابیں لکھیں۔ ۲۳۵ھ/ ۸۴۹ء میں وفات پائی۔

اُبی بن کعبؓ : ابی بن کعب بن قیس انصاری۔ حافظ قرآن۔ سید القراء' مشہور مفسر اور کاتبین وحی میں شمار تھا۔ مدینہ میں اولین کاتب مقرر کئے گئے۔ خلافت فاروقی میں وفات پائی۔

ابوھاشم جُبّائی : ابوہاشم عبدالسلام۔ ابوعلی الجبائی کے فرزند تھے جنہوں نے اپنے والد سے زیادہ شہرت پائی۔ اس وقت تمام معتزلی ابوہاشم کو اپنا شیخ سمجھتے تھے۔ وفات ۳۲۱ھ/۹۳۳ء

ابوالھیثم : ابوالہیثم مالک بن التیہان۔ دور جاہلیت میں ہی توحید کے قائل تھے۔ آنحضرتؐ کے دست مقدس پر بیعت کی۔ غزوات میں شریک رہے۔ حدیث کی کتابوں میں چند روایتیں مروی ہیں۔ ۲۰ھ میں وفات پائی۔

ابراھیم بن یزید النخعی: ابوعمران ابراہیم بن یزید بن اسود نخعی۔ فضل وکمال کے لحاظ سے ابراہیم نخعی کوفہ کے ممتاز ترین تابعین میں تھے۔ بچپن میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں آتے جاتے تھے۔ حدیث کے ممتاز حافظ اور فقہ کے امام تھے۔ نہایت عابد وزاہد تھے۔ شہرت اور ریا کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ ۹۶ھ میں وفات پائی۔

احمد ابن حنبلؒ: ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل۔ مشہور محدث وفقیہہ۔ دیگر تصانیف کے علاوہ حدیث میں ''مسند ابن حنبل'' مشہور ہے۔ ولادت بغداد ۱۶۴ھ /۷۸۰ء وفات ۲۴۱ھ/ ۸۵۵ء

ارسطو Aristotle: (۳۲۲۔۳۸۴ق م) قدیم یونانی فلسفی وسائنس دان۔ اس نے کئی علوم مثلاً حیاتیات، نفسیات، طبعیات، فلکیات وادبیات کا بنظر دقیق جائزہ لیا اور ان کو اصول کے مطابق ترتیب دیا۔ مغربی فراست کے ارتقاء پر اثر انداز ہونے والا سب سے بڑا مفکر، مابعد الطبیعیات میں اس نے خدا کے وجود کو ثابت کیا ہے اور کہا کہ

کائنات کو متحد اور با مقصد بنانے کا وہی ذمہ دار ہے۔ نویں صدی عیسوی میں عربی میں ترجمہ کے ذریعہ ارسطو کے خیالات عالم اسلام میں متعارف ہوئے۔ ابونصر فارابی نے تصانیف ارسطو کی شرحیں لکھیں اور ابن رشد نے بھی ارسطو اور افلاطون کی تصانیف کو ترجمہ کے ذریعہ عالم اسلام میں متعارف کروایا۔ ارسطو کے مقلدین کو ''مشائیین'' کہا جاتا ہے۔

اصمعی : ابوسعید عبدالملک بن قریب الاصمعی ۔۱۲۳ھ/۷۴۰ء میں پیدا ہوا۔ ائمہ علوم سے عربی زبان، قرآن وحدیث کی تحصیل کی ماہر لسانات ونحو۔ فصیح عربوں سے اخبار وواقعات، نوادر والفاظ غریب کا وافر ذخیرہ جمع کیا۔ ۲۱۶ھ/۸۳۱ء بصرہ میں وفات پائی۔ کئی علوم پر تصانیف کا ذکر ملتا ہے۔

ازھری : ابومنصور محمد ابن احمد۔ ولادت ۸۹۵ء وفات ۹۸۰ء ہرات۔ لغوی۔ مدینہ میں المنذری اور بغداد میں نفطویہ سے تعلیم پائی۔ تصانیف التھذیب فی اللغۃ۔

اعمش : ابومحمد سلیمان بن مہران الاعمش۔ وطن کوفہ۔ تابعی حدیث میں زیادہ تر ابن مسعودؓ، انس بن مالکؓ، امام شعبی اور مجاہد بن جبیر وغیرہ سے استفادہ کیا۔ ولادت دس محرم ۶۱ھ/۶۸۰ء بروز شہادت امام حسینؓ۔ وفات ربیع الاول ۱۴۸ھ/۶۸۰ء۔

افلاطون Plato : (۳۴۷۔۴۲۸ ق م) یونانی فلسفی، مغربی فلسفہ کا اختراعی اور بااثر مفکر، فلسفہ کی اصطلاح سب سے پہلے اسی نے استعمال کی۔ کئی موضوعات خاص طور پر اشکال وترتیب اجزاء کے نظریہ پر تحقیق کی۔

امام حمزہ بن حبیب الزیاتؒ : ابوعمار حمزہ ابن حبیب ابن عمارہ ابن اسماعیل۔ لقب زیّات۔ وطن کوفہ۔ جن سات ائمہ نے فن قرأت میں نام پیدا کیا (قراء سبعہ) ان میں امام حمزہ کا مقام ممتاز تھا۔ قران، حدیث، ادب اور فرائض وغیرہ علوم میں کامل دستگاہ حاصل تھی۔ ولادت ۸۰ھ/ ۶۹۹ء اور وفات بمقام حلوان بعمر ۷۶ سال ۱۵۶ھ/۷۷۲ء۔

امام بخاریؒ : ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، بخارا میں ۱۹۴ھ/۸۱۰ء میں پیدا ہوئے اور سمرقند کے قریب ۲۵۶ھ/۸۷۰ء میں وفات پائی۔ قران مجید حفظ کیا، علوم عربیہ میں پختگی حاصل کی، نو برس کی عمر میں حدیث سیکھنا شروع کیا۔ ۲۰۴ھ میں والدہ اور بھائی کے ساتھ حج کے لئے گئے اور وہیں مقیم رہ کر علم حدیث اور فقہ کا وسیع تحقیقی مطالعہ کیا۔ چھ لاکھ احادیث کی جانچ کرکے نو ہزار منتخب حدیثیں اپنی کتاب ''الجامع الصحیح'' میں درج کیں۔ یہ کتاب صحاح ستہ میں شامل ہے۔

امام محمدؒ: ابوعبداللہ محمد بن الحسن الفرقد الشیبانی۔ واسط (عراق) میں ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔ کوفہ میں پرورش پائی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد امام ابوحنیفہؒ کے حلقہ درس میں شریک ہونے لگے۔ قران مجید حفظ کیا۔ امام اعظم کی وفات کے بعد امام ابویوسفؒ کے حلقہ درس میں شریک ہوکر فقہ کی تکمیل کی۔ مدینہ منورہ میں امام مالکؒ اور دوسرے شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا۔ امام شافعی سے بڑا تعلق خاطر تھا۔ بمقام رے ۱۸۹ھ/ ۸۰۵ء میں وفات پائی۔ کثیر تصانیف ان سے منسوب ہیں۔ خصوصاً موطاء امام محمدؒ، کتاب الآثار، اصول الفقہ وغیرہ۔

امام شافعیؒ: ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن الشافع۔ قریش النسب، رجب ۱۵۰ء میں غزہ میں پیدا ہوئے۔ جلیل القدر محدثین وفقہاء سے اکتساب فیض کیا۔ ائمہ اربعہ میں شمار ہوتا ہے۔ شافعی مسلک کے بانی۔ وفات رجب ۲۰۴ھ۔ تصانیف السنن۔ الامام، امالی الکبیر، املاء الصغیر البویطی، مختصر المزنی۔ الرسالہ وغیرہ۔

امام رازی : ابوعبداللہ محمد ابن عمر ابن الحسین فخر الدین رازی۔ لقب شیخ الاسلام، ولادت طبرستان ۲۵ رمضان ۵۴۴ھ/۲۴ جنوری ۱۱۵۰ء۔ وفات ہرات یکم شوال ۶۰۶ھ/۲۹ مارچ ۱۲۱۰ء۔ امام مفسر عالم معقول ومنقول الٰہیات، فلسفہ، عربی وفارسی میں کئی تصانیف مثلاً مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، المحصول فی الفقہ، فضائل الصحابہ وغیرہ۔

امام عاصم : ابوبکر عاصم ابن ابوالنجود۔ قراء سبعہ میں شامل ہے۔ وفات کوفہ ۱۲۷ھ/۷۴۴ء۔

امام مالکؒ : ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالکؓ۔ ولادت ۹۳، ۹۴ یا ۹۵ھ۔ قرآن مجید کی قرأت وسند امام القراء نافع بن عبدالرحمٰن سے حاصل کی۔ امام مالک کے نو سو شیوخ میں تین سو تابعین اور چھ سو تبع تابعین تھے۔ حدیث میں سند اور فقہ میں امام تھے۔ مالکی مسلک کے بانی۔ مؤطا امام مالک کو حدیث کی پہلی تصنیف کہا جاتا ہے۔ ربیع الاول ۱۷۹ھ/ جون ۷۹۵ء میں وفات پائی

امام غزالیؒ : ابوحامد محمد الغزالی۔ لقب حجۃ الاسلام۔ ولادت طوس ۴۵۰ھ/ ۱۰۵۸ء۔ وفات ۵۰۵ھ/ ۱۱۱۱ء ماہر علم کلام، فقہ، فلسفہ، تصوف۔ تصنیفات احیاء علوم الدین، تہافت الفلاسفہ، مشکوٰۃ الانوار وغیرہ۔

امامیہ : رافضیوں کا ایک فرقہ ہے۔ ان کا اعتقاد ہے کہ امامت کے مستحق محمد بن عسکری ہیں۔ وہی مہدی آخر الزماں ہونگے جو ظلم سے بھری زمین کو پھر اپنے عدل سے بھردیں گے۔

امرئ القیس : ملک الضلیل۔ ذوالقروح مندج بن حجر کندی۔ اس کا باپ بنو اسد کا بادشاہ تھا۔ بچپن کے ناز ونعم نے بگاڑ دیا۔ آوارہ گرد لیکن ذہانت غیر معمولی۔ اس کی شاعری میں اس کی زندگی کی جھلک شاہی شوکت وسطوت، فقیرانہ تواضع ومسکنت، قلندرانہ مستی، آوارگی، بہادری سب کچھ یکجا ملیں گے اس لئے تمام جاہلی شاعروں کا امام وقائد تھا۔ اصحاب معلقات میں شامل تھا۔

انس بن مالکؓ : ابوحمزۃ انس بن مالک۔رسول اللہؐ کے خادم خاص۔پورا گھر نور ایمان سے منور تھا۔غزوات میں شریک رہے۔حدیث وفقہ میں کمال حاصل تھا۔ بیشتر احادیث آپ سے مروی ہیں۔۱۰۳سال کی عمر میں ۹۳ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی ۔

انکثا غورث Anaxagoras : (۴۲۸۔۵۰۰ق م) کا ذومینی کا باشندہ تھا جو اپنے زمانہ میں نوس Nous کے عرف سے معروف تھا۔اس لفظ کے معنی طبیعت یا حکمت کے ہیں۔اس کی وجہ تعریف یا تو یہ تھی کہ اس کو طبیعیات میں غیر معمولی بصیرت عطا ہوئی تھی اور یا یہ کہ حکمائے یونان میں سب سے پہلے اسی نے تکوین عالم کو نہ تو اتفاقی بتایا اور نہ یہ کہ وہ ضرورت یا مجبوری سے ہوئی تھی بلکہ یہ اصول باندھا کہ وہ قوت کاملہ اور وہ حکمت بالغہ جو تمام اشیائے مجتمعہ اور مرکبات میں توازن وترتیب صحیح قائم رکھتی ہے وہی تکوین عالم کا باعث ہے۔انکثا غورث یونان کے نامور مدبر پیری کلیس یا فاقلیس کا معلم بھی تھا۔

اوزاعی : ابوعمر عبدالرحمٰن ابن عمر۔فقہہ میں امام ومحدث۔ولادت بعلبک ۸۸ھ/۷۰۷ء۔قیام ووفات بیروت ۱۵۷ھ/۷۷۴ء کہا جاتا ہے کہ جب سفیان ثوری کو اوزاعی کی آمد کی اطلاع ملی شہر سے باہر نکل کر استقبال کیا۔اوزاعی نے الزہری اور عطا ابن ابی رباح سے حدیث سیکھی اور سفیان ثوری کو سکھائی۔عبداللہ ابن مبارک بھی ان کے شاگرد ہیں۔تصانیف السنن،المسائل

ایوب سختیانی : ابوبکر ایوب بن ابی تمیمہ سختیانیؒ تابعیؒ حدیث وفقہ میں مہارت تامہ۔بصرہ کے ممتاز ترین حفاظ حدیث میں تھے۔فقہ میں سید الفقہا کہلائے۔ شہرت سے نفرت اور اہل دنیا سے اجتناب تھا۔۱۳۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔

بشر بن المعتمر: ابوسھل بغدادی۔عالم معتزلی۔اعتزال پر کتاب البشریۃ اس سے منسوب ہے۔وفات بغداد ۲۱۰ھ/ ۸۲۵ء

بشر المریسی: عہد ہارون رشید کا مشہور مرجیہ صاحب علم اور قاضی ابویوسف کا شاگرد۔خلق قرآن کا عقیدہ جہم بن صفوان نے شروع کیا تھا۔بشر بھی یہی مانتا تھا۔اس کے خیالات معتزلہ سے بہت قریب تھے۔وفات بغداد ۲۱۸ھ/ ۸۳۳ء

بطلیموس: یونانی ماہر فلکیات وجغرافیہ وہیئت مشہور تصنیفات المجسطی،جغرافیہ بطلیموس،اسکا نظریہ تھا کہ زمین ساکت ہے جبکہ فلک گردش کر رہا ہے۔

بھمن یار: شیخ الرئیس بوعلی سینا کا شاگرد۔منطق وفلسفہ میں چند مشہور کتب کا مصنف ہے۔

بیضاوی : قاضی ناصرالدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بن محمد مشہور مفسر قرآن ومورخ،شافعی المسلک،شیراز کے قاضی رہے۔ان کی تفسیر ''انوار التنزیل واسرار التاویل'' و دیگر تصانیف منہاج الاصول،طوالع الانوار،نظام التواریخ مشہور ہیں۔وفات ۶۸۵ھ/ ۱۲۸۲ء یا ۶۹۱ھ/ ۱۲۹۱ء بتلائی گئی ہے۔

ثعلبی : ابواسحاق احمد ابن محمد ابن ابراہیم نیشاپوری۔مشہور قاری مفسر حافظ محدث ومورخ۔وفات ۲۳ محرم ۴۲۷ھ/ ۲۶ نومبر ۱۰۳۵ء مشہور تصانیف ''الکشف والبیان عن تفسیر القرآن''اور''عرائس المجالس''

ثوبانؓ : ابوعبداللہ ثوبان۔یمن کے حمیری خاندان سے تعلق تھا۔ثوبان غلام تھے جنہیں آنحضرتﷺ نے خرید کر آزاد کر دیا اور فرمایا کہ چاہو تو اپنے خاندان والوں میں چلے جاؤ اور اگر چاہو تو میرے ساتھ رہو تو میرے اہل بیت میں تمہارا شمار ہوگا۔چنانچہ ثوبانؓ ہر وقت رسول اللہﷺ کے ساتھ ساتھ رہنے لگے اس طرح خادم خاص تھے۔اس تقرب کی وجہ سے انہیں استفادہ کا زیادہ موقع ملا۔چنانچہ (۱۱۲۷) احادیث ان سے حدیث کی کتابوں میں مروی ہیں۔آنحضرتﷺ کے بعد جو جماعت صاحب علم وافتا تھی اس کے ایک رکن ثوبانؓ بھی تھے۔آنحضرتﷺ کی وفات کے بعد مدینہ سے شام چلے گئے اور رملہ میں سکونت اختیار کی اور یہیں ۵۴ھ میں وفات پائی۔

ثوری : ابوعبداللہ سفیان الثوری ابن سعید ابن مسروق۔وطن کوفہ امام اعمش اور ابواسحاق سبیعی سے اکتساب فیض کیا۔امام سفیان ثوری کو تیس ہزار حدیثیں یاد تھیں۔انھیں حدیث میں امام کا درجہ حاصل تھا۔ائمہ حدیث وفقہ نے آپ کے فضل وکمال کا اعتراف کیا ہے۔ولادت ۹۵ھ/۷۱۳ء اور وفات ۱۶۱ھ/ ۷۷۸ء بصرہ۔بعض تصانیف کا تذکرہ ملتا ہے۔مثلاً الجامع الکبیر فی الفقہ،الجامع الصغیر،کتاب التفسیر وغیرہ۔

جابر بن عبداللہؓ : ابوعبداللہ جابر ابن عبداللہ۔ہجرت سے بیس سال قبل تولد ہوئے۔عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام قبول کیا۔والد نے غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔۱۹ غزوات میں شریک تھے۔تفسیر،حدیث وفقہ میں کمال حاصل تھا۔۹۴ سال کی عمر ۷۸ھ/ ۶۹۷ء وفات پائی۔

جرجانی : علی بن محمد المعروف السید الشریف الجرجانی۔ولادت استراباد کے قریب تاجو میں ۷۴۰ھ/ ۱۳۳۹ء۔شیراز میں تعلیم پائی۔اشعری متکلم وفلسفی عربی وفارسی میں اصول فقہ،فلسفہ اور علم الھیۃ پر کتابیں لکھیں۔مثلاً کتاب التعریفات،شرح المواقف،وفات ۸۱۶ھ/۱۴۱۳ء

جریر بن عطیہ الخطفی : ابوحرزہ جریر بن عطیہ بن خطفی تمیمی۔شاعری کو روزگار کا ذریعہ بنایا۔خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے عزت بخشی۔دیندار وخوش خلق فرزدق سے اختلاف تھا۔۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

جالینوس Galenos: (۱۳۱۔۲۰۱ء) مشہور یونانی طبیب۔علم التشریح میں کئی انکشافات کئے۔

جوھری : ابونصر اسماعیل الجوہری۔ولادت فاراب (ترکی) وفات نیشاپور ۳۹۶ھ/ ۱۰۰۵ء۔مشہور محقق زبان وادب،نحوی وماہر لغت،مشہور تصانیف تاج اللغۃ،

وصحاح العربیۃ۔

جہم بن صفوان: راسبی سمرقندی فرقہ جہمیہ یا جبریہ کا پیشوا۔۱۲۸ھ/۷۴۵ء میں مرو میں قتل کر دیا گیا۔

حاتم الطائی: حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج طائی۔بچپن میں یتیم ہوگیا۔سخی ماں کی پرورش نے اس کو بھی بڑا سخی بنا دیا حتیٰ کہ اس کی سخاوت وفیاضی ضرب المثل بن گئی۔اس کے احساسات اور اخلاق اس کی شاعری پر بھی اثر انداز تھے۔اس کا ایک دیوان شائع ہو چکا ہے۔

حارث بن حلزہ: ابو ظلیم حارث بن حلزہ یشکری بکری۔جاہلی دور کا شاعر۔اصحاب معلقات میں شامل۔اس کی شہرت کا باعث وہ مشہور قصیدہ ہے جو بادشاہ کے سامنے فی البدیہہ کہا تھا جب کہ اصمعی کے مطابق اس وقت اس کی عمر ۱۳۵ برس تھی۔

حسن بصریؒ: ابوسعید حسن بن ابوالحسن یسار بصری۔اولیاء اللہ میں شمار تھا۔خلافت فاروقی کے اواخر میں پیدا ہوئے۔حضرت علی وابن عمر وانس وکثیر صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے حدیثیں روایت کیں۔عابد وزاہد' فصیح وبلیغ' قرآن وحدیث وفقہ کے بلند پایہ عالم۔صحاح ستہ میں ان سے روایات مروی ہیں۔بعمر ۸۸ سال ۱۱۰ھ/۷۲۸ء میں وفات پائی۔

خلیل: ابوعبدالرحمٰن الخلیل ابن احمد ابن عمرو بن تمیم الأزدی۔امام نحو علم عروض کا موجد۔سیبویہ اور اصمعی وغیرہ کا استاد۔ولادت ۱۰۰ھ/۷۱۸ء وفات ۱۷۰ھ/۷۸۶ء بصرہ۔تصانیف کتاب العین' کتاب العروض' کتاب الشواہد' کتاب النقاط والشکل' کتاب النغم اور کتاب فی العوامل وغیرہ۔

خوارج: خارجی لوگ حضرت علیؓ کو امام نہیں مانتے۔اس کے لئے حجت یہ لاتے ہیں کہ انہوں نے ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاصؓ کو اپنے اور معاویہ کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ان لوگوں نے ان دونوں کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم خدا کے سوا کسی کا حکم نہیں مانیں گے۔یہ لوگ آنحضرت ﷺ کے اصحابؓ کو برا بھلا کہتے ہیں۔کئی مسائل میں اہل سنت کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔خوارج کے پندرہ فرقے بتلائے گئے ہیں۔

دارقطنی: ابوالحسن علی بن عمر بن احمد۔شافعی المذہب' فقیہہ' محدث' اسماء الرجال سے بخوبی واقف' علم نحو وفن تجوید میں ماہر' شعروادب سے باخبر۔ولادت ذوالقعدہ ۳۰۶ھ/اپریل ۹۱۹ء۔وفات ذوالقعدہ ۳۸۵ھ/ڈسمبر ۹۹۵ء۔تصانیف سنن' مختلف ومؤتلف۔

دنوشری: فقیہہ شافعی مصری۔علم نحو میں خالد الازہری کی شرح التوضیح پر حاشیہ لکھا۔وفات ۱۰۲۵ھ/۱۶۱۶ء۔

دیوجانس Diogenes: (۳۲۷۔۴۱۳ ق م) یونانی فلسفی

دی مقراطیس Democritus: (پانچویں صدی قبل مسیح) یونانی فلسفی۔اس کا نظریہ تھا کہ ہر چیز بے شمار ذرات سے مرکب ہے۔مادی فلسفہ کا بانی

رضی: ابوالحسن محمد ابن الحسین موسوی المعروف شریف رضی۔ولادت ۳۵۹ھ/۹۷۰ء بمقام بغداد اور وفات ۴۰۴ھ/۱۰۱۳ء کرخ۔فقہ وعلم الفرائض' علم وادب میں مہارت تھی۔شاعری کا اسلوب قدیم شعراء سے مشابہ تھا۔معانی القران کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جو اس کی نحوی ولغوی مہارت اور اصول دین سے واقفیت کا ثبوت ہے کتاب نہج البلاغۃ مرتب کی اور حضرت علیؓ کے کلام کو جمع کیا۔

زجاج: ابواسحاق ابراہیم ابن محمد الزجاج۔مشہور نحوی و ماہر لسانیات المبرد اور ثعلب کا شاگرد۔تصانیف امالی' جامع المنطق۔وفات بغداد جمعہ ۱۹ جمادی الثانی ۳۱۰ھ/اکتوبر ۹۲۲ء۔

زمخشری: ابوالقاسم محمود بن عمر ابن محمد ابن عمر الخوارزمی الزمخشری۔حنفی معتزلی' مکہ میں قیام کی وجہ سے جاراللہ (اللہ کا پڑوسی) کے لقب سے مشہور ہوئے۔فن تفسیر میں امام اور حدیث' نحو' لغت اور ادب میں عدیم المثال۔ولادت زمخشر ۲۷ رجب ۴۶۷ھ/۱۸ مارچ ۱۰۷۵ء۔وفات جرجانیہ خوارزم ۹ ذوالحجہ ۵۳۸ھ م ۱۳ جون ۱۱۴۴ء۔متعدد تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل۔

زھری: ابوبکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن ابن شہاب الزہری۔جلیل القدر تابعی' حافظ قرآن' محدث' فقیہہ' کئی صحابہ وائمہ حدیث سے استفادہ کیا۔ذہانت' ذکاوت اور قوت حافظہ بے نظیر پائی تھی۔رمضان ۱۲۴ھ/جولائی ۷۴۲ء میں وفات پائی۔

زید بن علی: ابن حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب۔ولادت ۸۰ھ/۶۵۷ء۔وفات ۱۲۲ھ/۶۹۹ء۔ھشام بن عبدالملک کے عہد میں ظلم کے خلاف آواز اٹھائی شیعہ مذہب زیدی انہی سے منسوب ہے۔

سعد بن ابی وقاصؓ: ابواسحاق سعد بن ابی وقاص مالک بن وہب۔رشتہ میں ننہال کی طرف سے آنحضرتؐ کے ماموں تھے۔انیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا غزوات نبوی ومابعد جنگوں میں شریک رہے۔۵۵ھ میں وفات پائی۔علمی پایہ نہایت ارفع تھا۔رسول اللہؐ سے راست تحصیل علمی کی۔حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب سعدؓ کوئی حدیث روایت کریں تو پھر اس کے متعلق کسی دوسرے سے نہ پوچھو۔

سعید بن جبیرؓ: ابوعبداللہ سعید ابن جبیر ابن ہشام الاسدی۔وطن کوفہ۔جلیل القدر تابعی۔ابن عباسؓ اور عبداللہ ابن عمرؓ سے اکتساب علم کیا۔بڑے شیخ التفسیر اور

محدث تھے۔خلافت امیہ آپ کے خلاف ہوگئی تھی۔حجاج کے حکم پر آپ کو شعبان ۹۵ھ/۷۱۴ء میں شہید کر دیا گیا۔

سقراط Socrates: (۳۹۹۔۴۶۹) یونانی فلسفی و معلم۔ایتھنز میں پیدا ہوا۔اپنے شاگرد افلاطون پر اپنے اثرات کے ذریعہ مغربی فلسفہ پر اثر انداز ہوا سقراط نے سمجھایا کہ ہر انسان کو اپنے اندر موجود اصلی حقیقت کا علم ہے لیکن پوری طرح واقفیت کے لئے احساس کو تحریک دینے کی ضرورت ہے۔عدل، عشق، حسن سیرت اور خود دانی اس کے فلسفہ کی بنیاد تھے۔ایتھنز اور اس کے موجودہ مذہب کے تعلق سے سقراط کے مخالفانہ خیالات کی بناء پر سزائے موت دی گئی۔

سموال: ابن عادیاء شاعر جاہلی یہودی۔تقریباً ۵۶۰ء میں وفات پائی۔

سواسی: شہاب الدین احمد بن محمد السواسی۔سجاوندی کی مشہور کتاب سراجیہ کے مشہور شارح۔وفات ۸۰۳ھ/۱۴۰۰ء

سیبویہ: ابو بشر عمرو بن عثمان قنبر۔لقب سیبویہ۔امام البصرئین ابتداء حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی۔بعد میں خلیل، یونس اور عیسیٰ بن عمر سے نحو سیکھی اور اس فن میں مہارت تامہ حاصل کی۔علم نحو پر اس کی تالیف ''الکتاب'' عدیم المثال ہے۔شیراز کی ایک بستی بیضاء میں ۱۷۷ھ/۷۹۳ء میں وفات پائی۔سن وفات میں اختلاف بھی ہے۔

شہاب الدین سہروردی (شیخ اشراق): شہاب الدین یحیٰی بن حبش بن امیرک ولادت ۵۴۹ھ/۱۱۵۴ء مرغانہ میں فلسفہ و تصوف کی تعلیم پائی پہلے اصفہان پھر بغداد و حلب میں قیام کیا۔فلسفہ میں ارسطاطالیس اور ابن سینا کے متبع تھے۔انہوں نے فلسفہ، مذہب اور تصوف کو ملا کر ایک نیا نظریہ مذہب و اخلاق پیش کیا اور افلاطونیت جدیدہ (Neoplatonism) کو نیا رنگ دے کر فلسفہ کی جدید راہ پیدا کی جسے حکمت اشراق کہتے ہیں۔اسی لئے انہیں جماعت اشراقین کا بانی کہا جاتا ہے۔ان کی مشہور کتب ''حکمۃ الاشراق'' اور ''ہیاکل النور'' ہیں۔ان عقائد کی وجہ سے علماء ظواہر کے احتجاج پر سلطان صلاح الدین کے فرزند الملک الظاہر نے ۵۸۷ھ/۱۱۹۱ء میں ان کو قتل کروا دیا۔

ضحاک: ابو عاصم ضحاک بن مخلد بن الضحاک۔حدیث و فقہ دونوں پر عبور تھا۔وسعت علم اور قوت حافظہ میں لاثانی تھے۔نامور حفاظ حدیث سے علمی استفادہ کیا۔ان کی عدالت و ثقاہت و صداقت پر تمام علماء متفق ہیں۔۱۲۲ھ میں بمقام بصرہ پیدا ہوئے اور ۱۴رذی الحجہ ۲۱۲ھ بصرہ میں رحلت فرمائی۔

طوسی: نصیر الدین ابو جعفر محمد بن محمد بن الحسن۔ولادت طوس ۵۹۷ھ/۱۲۰۱ء۔ماہر علم نجوم، طبعیات، ریاضی، طب، ہیئت، فلسفہ، و منطق، شیعی مسلک، ایران کے اثنا عشری جماعت کے بڑے ذی اثر لیڈر تھے۔صاحب تصانیف۔ان کی مشہور تصنیف اخلاق ناصری نصاب میں شامل ہے۔وفات بغداد ۶۷۲ھ/۱۲۷۴ء

عبادہ بن الصامترضی اللہ عنہ**:** ابو الولید عبادہ بن صامت بن قیس۔مدینہ سے انصار کے جو وفود مکہ آ کر اسلام قبول کئے انہیں وہ شامل تھے۔۲ھ میں غزوہ بدر میں شرکت کی۔حافظ قرآن، قرات میں ماہر تھے۔ان کی نگرانی میں اصحاب صفہ کو قران کی قرأت کے ساتھ لکھنا بھی سکھایا جاتا تھا۔قرأت، حدیث و فقہ میں مہارت تھی ۷۲ سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔

عضد الدین شیرازی قاضی: ان کی متعدد تصانیف میں سے ایک کتاب موسومہ ''مواقف عضدیہ'' عربی میں فقہ پر ہے جو ابو اسحاق گورنر شیراز کے نام معنون ہے۔۷۵۶ھ/۱۳۳۵ء میں وفات پائی۔

عطاؒ: ابو محمد عطا ابن ابی رباح ابن صفوان۔تابعی۔فقیہہ۔ومحدث۔ابن عباسؓ، عبداللہ ابن زبیرؓ و دیگر صحابہ کرامؓ سے علمی استفادہ کیا۔مفتی مکہ تھے۔۲۷ھ میں پیدا ہوئے اور چوراسی سال کی عمر میں مکہ مکرمہ میں ۱۱۵ھ/۷۳۳ء میں وفات پائی۔

عمرو بن شرحبیلؒ: ابو عاصم ابو میسرہ عمرو بن شرحبیلؒ۔تابعی۔وطن کوفہ۔ان کے قبیلہ میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔مفسر قران، حفاظ حدیث کے اوسط درجہ میں شمار تھا۔حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، عبداللہ ابن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہم و دیگر اکابر صحابہ سے سماع حدیث کیا تھا۔عابد و زاہد بزرگ تھے۔۶۳ھ میں وفات پائی۔

عمر بن ربیعہ: ابو الخطاب عمر بن عبداللہ ابن ابی ربیعہ اسلامی دور کا قریش کا مشہور شاعر۔خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ کی شہادت کی رات میں یعنی ۲۵رذوالحجہ ۲۳ھ م نومبر ۶۴۴ء میں پیدا ہوا اور وفات ۹۳ھ/۷۱۱ء۔

فیثا غورث Pythagoras: (۵۰۰۔۵۸۲ق م) قدیم یونانی فلسفی و ریاضی دان۔فیثا غورث کو حقیقی ریاضی دانا و ماہر ہیئت مانا جاتا ہے۔اس نے کائنات کو سمجھنے کے لئے ریاضی کو سمجھنے پر زور دیا۔اعداد کا نظریہ پیش کیا۔فلکیات میں بھی تحقیقی کارنامے انجام دیا۔

قتیبہ: ابو رجاء قتیبہ بن سعید بن جمیل۔ثقہ عالم، صاحب حدیث، ولادت ۱۵۰ھ بمقام بغلان (بلخ)۔کم سنی میں ہی علمی سفر کا آغاز کیا۔ائمہ حدیث سے استفادہ کیا۔صحاح ستہ میں ان سے احادیث مروی ہیں ۲رشعبان ۲۴۰ھ بعمر ۹۱ سال وفات پائی۔

قتادہ: ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ بن قتادہ بن عزیز سدوسی، علمی اعتبار سے اجلۂ تابعین میں تھے۔ولادت ۶۱ھ۔حصول علم کا ذوق بچپن سے ہی تھا۔نہایت قوی حافظہ پایا تھا۔اس ذوق و شوق نے انہیں قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، لغت، ایام عرب اور نسب وغیرہ اس عہد کے جملہ علوم کا دریا بنا دیا تھا۔بلند پایہ و ثقہ محدث تھے قتادہ کے اصل شیخ حسن بصری تھے۔ان کے علاوہ اس عہد کے تمام ممتاز محدثین سے سماع حدیث کیا تھا۔باختلاف روایت ۱۱۷ھ یا ۱۱۸ھ میں وفات پائی۔

قدریہ : فرقہ قدریہ کی وجہ تسمیہ یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ منکر تقدیر تھے یعنی ہر چیز انسان کے ارادہ وقدرت کے تابع ہے۔اس فرقہ نے بصرہ میں جنم لیا۔اس کے داعی وہ لوگ تھے جو بظاہر اسلام کے دعویدار تھے اور بباطن کافر تھے۔معبد بن جہنی عراق میں اور غیلان دمشق کے گردونواح میں اس کی اشاعت میں سرگرم رہا۔

قاضی عبدالجبار: ابوالحسن عبدالجبار بن احمد ہمدانی اپنے عہد کے سب سے بڑے معتزلی عالم تھے۔ان کی تفسیر ''تنزیہ القرآن عن المطاعن'' کے علاوہ کتاب المبسوط، کتاب المحیط، دلائل النبوۃ وغیرہ مشہور ہیں۔۴۱۵ھ/۱۰۲۵ء میں وفات پائی۔

قیس بن الخطیم: یثرب کا جاہلی شاعر۔صاحب دیوان۔وفات ۶۲۰ء۔

کرّامیہ: مرجیہ کے بارہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے جو ابی عبداللہ بن کرام سے منسوب ہے۔ان کا عقیدہ ہے کہ کلمۂ شہادت صرف زبان سے کہہ دینا ہی ایمان ہے دل سے ماننا ضروری نہیں۔یہ کہتے ہیں کہ ایمان ایک قول ہے جس میں عمل اور شریعت داخل نہیں۔وہ قول صرف کلمۂ توحید کہنا ہے۔ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ انسان میں پہلے ہی سے یہ طاقت موجود ہے کہ وہ افعال کو صادر کریں۔یہ بات اہل سنت کے قول کے خلاف ہے۔

کسائی : ابوالحسن علی ابن حمزۃ ابن عبداللہ الکسائی۔وطن کوفہ۔قرار سبعہ میں شامل ہیں نحوی ہارون رشید کے فرزندان امین و مامون کو تعلیم دی۔وفات بمقام ری ۱۸۹ھ /۸۰۶ء۔تقریباً بیس کتابوں کا مصنف۔مثلاً کتاب معانی القران' کتاب النحو' کتاب النوادر' کتاب الہجا' رسالہ فی لحن العامۃ وغیرہ۔

کعبی : ابوالقاسم عبداللہ ابن احمد ابن محمود الکعبی البلخی۔مشہور معتزلی عالم، فرقہ کعبیہ انہی سے منسوب ہے۔مصنف ''المقالات''''التفسیر'' ۱۲ جلدیں۔ولادت ووفات بلخ (افغانستان) ۳۱۷ھ/۹۲۹ء

کمال الدین السواسی: کمال الدین محمد بن عبدالوہاب ہمام اور ابن ہمام بھی کہلاتے ہیں۔شرح ہدایہ موسوم بہ فتح القدیر للعجز الفقران کی تصنیف ہے ہدایہ کی اس شرح میں انہوں نے بہت سے فتوؤں کا اضافہ کیا ہے۔اس وجہ سے یہ کتاب نہایت کارآمد ومقبول ہے۔۸۶۱ھ/ ۱۴۵۷ء میں وفات پائی۔

لبید ابن ربیعہ : ابوعقیل لبید بن ربیعہ عامری۔جاہلی دور کا شاعر۔آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔قران مجید حفظ کیا اور شاعری ترک کر دی۔بڑا فیاض۔دانا' شریف النفس پیکر مروت اور بہادر تھا۔اصحاب معلقات میں شامل تھا۔۶۶۱ء میں وفات پائی۔

مازنی : ابوعثمان بکر ابن محمد ابن عثمان ابن حبیب المازنی۔وطن بصرہ۔ماہر عربی ادب ونحو۔عربی ادب پر کئی تصانیف ہیں مثلاً کتاب الدیباج' التصریف' کتاب مایلحن فیہ العامۃ وغیرہ۔بصرہ میں ۲۴۹ھ/۸۶۳ء میں وفات پائی۔

مجاہدؒ: ابوالحجاج مجاہد بن جبیر مخزومی۔تابعی۔قرأت' تفسیر' حدیث وفقہ کے نامور عالم۔ولادت ۲۱ھ۔وفات مکہ ۱۰۴ھ۔اصحاب ابن عباسؓ میں سب سے زیادہ قابل اعتماد تھے۔صحاح ستہ کے جامعین نے آپ سے روایت کی ہے۔

معاذ بن جبلؓ: ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس۔نبوت کے بارھویں سال مدینہ میں اسلام قبول کیا۔آنحضرتؐ جب مدینہ تشریف لائے تو آپؐ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔تمام غزوات میں شریک تھے۔فتح مکہ کے بعد آنحضرتؐ نے ان کو امارت یمن کے لئے منتخب فرمایا۔قران' حدیث وفقہ میں کمال حاصل تھا۔۱۸ھ میں وفات پائی۔

معتزلہ : اعتزال کے داعی اول واصل بن عطا نے جمہور امت کی رائے کے خلاف یہ رائے دی کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ تو کافر ہے نہ مومن فاسق بلکہ دونوں کے درمیان ایک دوسری منزل ہے۔چنانچہ امام حسن بصریؒ نے اس کو اپنی مجلس سے نکال دیا اور وہ ان سے کنارہ کش ہو گیا جس کو عربی میں اعتزال کہتے ہیں۔دوسری صدی ہجری کا سب سے بڑا فتنہ یہی اعتزال تھا۔ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ انسان خود اپنے اچھے برے اعمال کا خالق ہے۔چند فلسفیانہ خیالات اور عقائد کو نظرانداز کر کے دیکھا جائے تو اس فرقہ کے لوگوں نے علم دین کی بے بہا خدمت انجام دی ہے۔

نظام : ابراہیم بن سیار بن حانی بن اسحاق۔ولادت بصرہ ۱۸۵ھ/ ۸۰۱ء۔مشہور معتزلی امام۔علم کلام، فلسفہ، شعروادب کے بڑے ماہر تھے۔معتزلہ کا ایک فرقہ نظامیہ انہی سے منسوب ہے۔۲۲۰ھ اور ۲۳۰ھ کے درمیان بغداد میں وفات پائی۔

یعقوب : ابومحمد یعقوب ابن اسحاق ابن زید۔وطن بصرہ۔قراء عشرۃ میں آٹھواں مقام۔ممتاز و مستند قاری قران' حدیث' فقہ اور نحو میں بھی کامل دسترس حاصل تھی قرات میں اختلافات پر ایک کتاب ''الجامع'' تصنیف کی۔۲۰۵ھ/ ۸۲۰ء میں وفات پائی۔

یحییٰ بن معاذ رازی: ایک عالم تھے ۱۸/ رمضان ۲۵۷ھ م ۹/ اگست ۸۷۱ء کو وفات پائی اور نیشاپور میں دفن ہوئے۔